آئینہ زمان

حجت الاسلام محمد رضا رجب نژاد

ترجمہ: ڈاکٹر اختر مہدی رضوی

موجودہ صدی کی اس عدیم المثال شخصیت کی یاد میں جس نے اخلاق کو عقل ودانش کے ساتھ، شریعت کو مدنیت کے ساتھ، حقیقت کو مصلحت کے ساتھ، آزادی کو عدل وانصاف کے ساتھ اور عرفان کو واقعیت کے ساتھ منظر عام پر پیش کردیا۔ حق کی راہ میں فنا جیسے عظیم مقصد کی خاطر جس نے بیشمار لوگوں کو اپنا ہمسفر بنالیا اور اپنے عشق کے ذریعہ لوگوں کے دلوں پر حیرت انگیز فتح وکامیابی حاصل کرلی۔

اس مرد عبادت گزار کی یاد میں جس نے نماز عشق اور نماز شب کو حالیہ معرکہ آرائی اور جہاد کے عطر سے معطر کردیا۔ اس عظیم المرتبت شخص کی یاد میں جس نے حالیہ دور جہالت کو نابود کردیا اور دیگر ادوار کے مقابلے میں آج دنیا میں عدل و انصاف پر مبنی حکومت کی تشکیل کے سلسلے میں زیادہ متمنی ہے۔

اس مرد عارف کی یاد میں جس کی روح فقط آج ہی نہیں بلکہ ہمیشہ لاکھوں پاکیزہ نفس افراد کے جسم میں جاری ہے اور جس کے تابناک افکار وخیالات دنیا کے خدا طلب نوجوانوں کی زندگی کا اٹوٹ حصہ ہیں۔ اس انسانیت دوست شخصیت کی یاد میں جس کا دل دنیا کے لاکھوں پسماندہ اور محروم لوگوں کی محبت سے سرشار تھا اور جو ان کی خوشی اور ان کے غم ومصائب میں شریک رہا کرتا تھا بلکہ وہ درحقیقت تمام لوگوں کے لئے اسوہ اور نمونہ شخصیت کا حامل تھا۔

ممالک کے حاکموں، سیاسی ماہروں اور ذمہ دارلوگوں کے لئے جمہوریت، مردم سالاری (جمہوریت) اور انسانوں کے احترام کے سلسلے میں، قوی عزم وارادہ کے تعین میں عوام کی رائے کو موثر قرار دینے میں، دین پر مبنی حکومت اصول وآئین کی تدوین وتشکیل میں، ظلم

وناانصافی کے خلاف جہاد ومعرکہ آرائی میں ، دعا وراز ونیاز میں ، سماجی عدل و انصاف کی ایجاد میں ، علماء و دانشوروں کے لئے جدت اور نوآوری کی تخلیق کے ساتھ حقائق کے درمیان انھیں نذر رکھنے میں، خلوص وحق کی راہ میں فنا ہوجانے میں، اصول واحکام کی پیروی اور نظم وانتظام میں ، غیر معمولی مدیریت میں، دینی غیرت میں، بلند روح اور اعتماد و اطمینان میں ، تواضع وانکساری میں اور اپنے فریضہ کو بخوبی انجام دینے میں یقیناً وہ ایک عدیم المثال انسان تھے۔

امام خمینیؒ نے ہم لوگوں کو یہ درس دیا کہ اگر پوری دنیا حقیقت سے روگردانی اختیار کرلے اور انسان بالکل تنہا رہ جائے پھر بھی حقیقت کا بیان ، اس کی پیروی اور اس کا مکمل و بھرپور دفاع ضروری ہے۔

امام خمینیؒ نے ہم لوگوں کو یہ درس دیا کہ دنیائے بشریت کو بہتر ڈھنگ سے چلانے کے لئے اسلامی حکومت درحقیقت ایک الٰہی معجزہ ہے۔

ان دنوں جیسی تاریخ لکھی جارہی ہے اور انسانوں کو جس کسوٹی پر پرکھا جارہا ہے اس میں امام خمینیؒ جیسے عظیم انسان کی قدر ومنزلت کو درک کرنے کی صلاحیت موجودنہیں ہے۔

آج وہ شخصیت ہمارے درمیان موجودنہیں بلکہ اخروی اور ملکوتی سفر پر روانہ ہوچکی ہے۔

ہم لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے بھی انھوں نے اپنے قلب کو آخرت کے ہاتھوں گروی کر رکھا تھا اور آخر کار ان کی افلاکی روح خاکی جسم سے نکل کر جوارحق سے مل گئی اور ان کے انتظار میں ہماری آنکھیں کھلی رہ گئیں۔

دوسری بات:

ہمارا زمانہ خداوند عالم کے ساتھ تجدید میثاق کا زمانہ ہے اور خداوند عالم کامل ترین عشق کا مظہر ہے اور جس انسان کا خدا سے وصال ہوجائے وہ یقیناً لافانی ہوجائے گا۔ آخرت حقیقی زندگی کا مسکن ہے اور یہ دنیا مجازی زندگی کی گزرگاہ۔

ظاہری عقل اس حسینیہ جماران کو دیکھتی ہے جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے ۔ وہ مسند عشق

جولوگوں کے قلوب کو نورانی اور پر امید رکھتی تھی لیکن آج حسینیہ جماران کی وہ مسند خالی پڑی ہوئی ہے!!!

عشق کے حکم سے دل اپنی گردن جھکا لیتا ہے لیکن خدا کرے کہ عقل آنکھوں کے حکم پر سر تسلیم خم نہ کرے خداوند عالم ہر زمانے میں ''ہادیوں اور منذروں'' کی جماعت سے ایک ہادی و رہبر بھیجا کرتا تھا جو لوگوں کو ذات حقیقی حق تعالیٰ سے نزدیک اور بتوں سے دور رکھے۔

اورغور طلب بات یہ ہے کہ کیابت سے مراد وہی اصنام سنگی یعنی لات وھبل تھے یا ہر زمانہ میں بت کی شکل ونوعیت میں تبدیلی ہوتی رہی ہے اور امام خمینیؒ بت شکن جماعت کے قافلہ سالار کی حیثیت رکھتے تھے۔

امام خمینیؒ کے بارے میں گفتگو کرنا بہت دشوار ہے۔ ان کے عظیم الشان کارناموں اور ان کے افکار عالیہ کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا آسان نہیں ہے۔

ان کا ذکر کہاں سے چھیڑا جائے ؟ امام خمینیؒ کی ہمہ جہتی شخصیت کے سامنے ہر تعریف وتوصیف پھیکی پڑجاتی ہے اور عقل حیران رہ جاتی ہے کہ ان کی کس صفت کو بیان کیا جائے اور اس شخصیت کی پیروی کیسے کی جائے جو اکثر متضاد صفات کی حامل دکھائی دیتی ہے۔

میدان اجتہاد میں ایک عظیم الشان فقیہ، علم فلسفہ کے ماہر استاد، عرفان نظری کے عمیق النظر محقق، اخلاق کے عظیم الشان معلم، دنیا سے آزاد زاہد، عملی سلوک کے راز ونیاز سے بخوبی آگاہ، آزادفکر، عالم باعمل، دیندار ماہر سیاست، عالمی محرومین وپسماندگان کے درد و مصائب سے بخوبی آشنا، گہری سوجھ بوجھ سے مالا مال سیاسی رہنما، مرجع تقلید، مظہر ایمان وعدل، خدا پر اٹوٹ اعتقاد و ایمان کے حامل عوامی رہنما اور دانشمند اسلامی حکمراں...

تاریخ بشریت میں ایسے بہت سے نامور لوگوں کا ذکر موجود ہے جنھوں نے توفیق باری تعالیٰ سے انسانی معاشرہ پر اپنے گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔

لیکن امام خمینیؒ اس عظیم شخصیت کا نام ہے جس نے عالمی سیاسی توازن کو گہرے مذہبی

تحولات سے مالامال کردیا اور مذہبی افکار وعقائد کو ایک عظیم الشان اور روبہ ترقی باب میں تبدیل کردیا۔ درج ذیل جملوں کے مطالعہ سے یہ بات اور واضح ہوجاتی ہے۔

''امام خمینیؒ عصر حاضر کے مسیحا ہیں۔''

اگر کوئی فلم ڈائریکٹر امام خمینیؒ کی شخصیت اور ان کے معیاری کردار کی وضاحت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے فلم بنانا چاہے تو اس کو بہر حال یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ

''انمیں ایک ایسے باصلاحیت ہیرو کی تمام صفات بدرجہ اتم موجود ہیں کہ جو اس فلم میں مسیح عصر یا امام وقت کا کردار انجام دے سکتا ہے۔

امام خمینیؒ نے میرے قلب اور میرے ذہن میں وہ احساس پیدا کردیا ہے جس کو میں فقط عشق کے نام سے ہی یاد کرسکتا ہوں۔

امام خمینیؒ اگر کسی جگہ پر آدھے گھنٹے کے لئے بھی ٹھہر جاتے تو مجھے ایسا محسوس ہونے لگتا تھا جیسے میرا دل ودماغ شفا عطا کرنے والے غیر معمولی عشق وادراک سے مالامال ہوگیا ہو۔

جس زمانہ میں میں امام خمینیؒ کی خدمت میں تھا میری دلی خواہش تھی کہ کاش دنیا کے تمام سیاسی رہنما اپنی زندگی کا مختصر سا وقت امام خمینیؒ کی خدمت میں بسر کرلیتے۔

جیسے ہی ان کے کمرے کا دروازہ کھلتا تھا مجھے ایک ایسی غیر معمولی طاقت محسوس ہونے لگتی جو دروازہ سے نکل کر ہر جگہ پھیل گئی ہو۔ ان کی آمد سے صرف ان کی عبا وداڑھی اور عمامہ ہی نہیں بلکہ اس عمارت کے ذرہ ذرہ میں حرکت پیدا ہوجاتی تھی۔ وہ لوگوں کو اپنی طرف اس طرح متوجہ کرلیا کرتے تھے کہ دوسری چیزوں کی طرف سے لوگوں کی توجہ بالکل محو ہوجاتی تھی۔

وہ ایک معمولی انسان نہ تھے۔ وہ کسی قسم کا ردعمل ظاہر کئے بغیر بڑے اطمینان کے ساتھ بیٹھے رہا کرتے تھے اور ان کو دیکھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سکون واطمینان کے سمندر میں غوطہ لگا رہے ہوں۔ میں نے انھیں ماحول کے سلسلے میں کبھی بھی روحانی اور

اندرونی ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ان کی حیثیت ایک ایسے اسلامی موسیٰ کی تھی جو اپنی سرزمین سے فرعون وقت کو نکال باہر کرنے کے لئے اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

وہ دوسروں کی خوشنودی اور ذاتی اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے زندگی نہیں گزارر ہے تھے۔

وہ نور کا ایسا دائرہ تھے جس کی جھلک ہر دیکھنے والے کے ضمیر پر پڑتی تھی ۔ ان کی شخصیت کے بارے میں لوگوں کے ذہن میں جو خیالات موجود ہوتے تھے وہ ان سے ملنے کے بعد نابود ہوجایا کرتے تھے۔ ان کی عمر اسی سال کی ہوچکی تھی پھر بھی وہ جملہ امور میں نہایت امن وسکون وسلامتی سے کام لیا کرتے تھے۔ وہ خود نہایت حساس تھے اور ہمارے قلوب کو احساسات سے لبریز کردیتے تھے۔ وہ ہماری روح کو غیر معمولی طہارت و پاکیزگی عطا کرتے تھے ۔ امام کے دیدار کے دوران میں ان سے بے تعلق اور غیر وابستہ رہنے کی کوشش تو کرتا تھا لیکن یہ ممکن نہ تھا۔

انسان دنیا کی خوبصورت ترین خاتون یا مرد کا عاشق ہوسکتا تھا ، دریا کے کنارے رقص وسرود کا نظارہ کرسکتا تھا، ایوریسٹ کی چوٹیوں تک جاسکتا تھا لیکن ان تجارب میں سے کوئی بھی تجربہ ان چیزوں کی برابری نہیں کرسکتا جو ان کی خدمت میں مجھے حاصل ہوئے۔ کیونکہ امام خمینیؒ کی بابرکت زندگی ہم لوگوں کے لئے گرانقدر عطیہ الٰہی کا درجہ رکھتی ہے۔

امام خمینیؒ سے ذاتی ملاقات کے موقع پر میری خواہش ہوا کرتی تھی کہ مجھے ان کی خصوصی توجہ حاصل ہوجائے۔ اگرچہ مجھے اس حقیقت کا احساس تھا کہ ان کا وقت بہت قیمتی ہے۔

جدید تکنیکی علوم نے خداوند عالم کو عالمی حوادث کے میدان سے خارج کردیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا خداوند عالم کی بارگاہ میں واپسی کی طرف مائل ہے۔ یہ امام خمینیؒ کی ذات تھی کہ انھوں نے اپنی انتظار اور اسرار آمیز راہ وروش سے دوری اور علحدگی اختیار کرتے

ہوئے اسے واقعیت میں تبدیل کردیا۔

انقلاب کی روح درحقیقت اب میری روح بن چکی تھی۔ اگرچہ ایسا طے نہیں ہوا تھا کہ میں ایران میں جنم لوں گا اور ایک ایسا مسلمان بن جاؤں گا جو انقلاب کی خاطر اپنی جان نچھاور کردیگا... میں اسی احساس اور قلبی لگاؤ کے ساتھ انقلاب سے جڑ گیا۔

لیکن جو چیز زیادہ اہمیت کی حامل تھی وہ یہ کہ خداوند عالم نے اس دین کے قائد کو اسی جمعیت سے منتخب کیا تھا تاکہ اس کے ذریعہ ان تمام لوگوں کو اس دین کی طرف متوجہ کرے جو زندگی کے معنوی اور روحانی پہلوؤں کے لئے غیر معمولی اہمیت کے قائل ہیں۔

اس کمرہ کا ماحول ملاحظہ ہو جس میں امام خمینیؒ سے ملاقات کے خواہشمند افراد جمع ہیں۔ ملاقات کے اس کمرہ میں روحانیت، خلوص ومحبت اور طہارت نفس کا بول بالا ہے۔ مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے جیسے زہر آلود دھوئیں سے بھرے ہوئے ماحول میں زندگی بسر کرنے والا ماحولیاتی آلودگی سے دور ہمالیہ کی چوٹی پر پہونچ گیا ہو۔

میں نے ان کے ہاتھوں کو تھوڑی دیر کے لئے اپنے ہاتھوں میں دبائے رکھا۔ انھوں نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میرے چہرے کی طرف بغور دیکھا۔ ان کا ہاتھ نہایت خوبصورت تھا اور ضعف وپیری کے باوجود ان کے ہاتھوں میں زندگی کی بھاگ دوڑ کی گرمی موجود تھی۔ دس پندرہ سیکنڈ کی خاموشی کے دوران مجھے مطالب ومفاہیم کا سمندر دستیاب ہورہا تھا۔ میرے پاس کچھ کہنے کے لئے الفاظ نہ تھے۔

وہ بالکل ویسے ہی نظر آرہے تھے جیسے حسینیہ جماران کے ہال میں تھے۔ صرف کائنات کا بوجھ ان سے کافی نزدیک تھا لیکن اس بوجھ کا ان کے انسانی رنگ و روپ پر کوئی خاص اثر یا دباؤ نہ تھا۔

ان کی تقریر کے دوران میں نے ان کے فرزند ارجمند احمد کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے والد کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے والد کے داہنی جانب بیٹھے ہوئے انھیں اس طرح دیکھ

تھے جیسے وہ ان کے والد نہیں بلکہ ان کے معلم ہیں اور وہ ان سے درس حاصل کر رہے ہیں ۔
جی ہاں ! خمینی ایمان کا شعلہ اور اسلام کا مجسمہ ہیں۔ وہ ایک عام اور معمولی انسان نہ تھے ۔ وہ بالکل خاموش اور غیر معمولی انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے سے کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں ہو رہا تھا بلکہ وہ سکون واطمینان کا سمندر نظر آ رہے تھے۔ میں نے ان کی ذات میں ماحول کے مقابلے میں کسی قسم کے روحانی ردعمل کو نہیں دیکھا۔

امام خمینیؒ اس انقلاب کی قیادت ورہنمائی کر رہے تھے جو تمام لوگوں کی زندگی پر اثر انداز تھا۔ وہ عظیم انقلاب جس نے امریکہ، ماسکو اور سی آئی اے کی عملی سیاست کو پوری طرح متاثر کر دیا۔

ان کی موجودگی میری آسودگی کا باعث تھی کیونکہ شاہی حکومت ابھی بھی اقتدار پر مسند نشین تھی اور اسلام کا مشرق وسطی کی سیاسی سرنوشت میں کوئی کردار نہیں تھا۔

وہ ایک معمولی انسان نہ تھے بلکہ حقیقت یہ ہے وہ ایک ایسی مقدس شخصیت کے مالک تھے جس کی مثال دنیا کے دیگر مکاتب فکر کے عظیم لوگوں میں بھی کم دکھائی دیتی ہے۔

جیسے ہی امام خمینیؒ ملاقات کے کمرہ سے باہر تشریف لے گئے ۔ حاضرین دروازے کی طرف دوڑ پڑے لیکن میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور اس جگہ کو غور سے دیکھنے لگا۔ درحقیقت اس جگہ سے مجھے ایک طرح کی غیر معمولی انرجی اور توانائی حاصل ہو رہی تھی اور میرا دل اس توانائی سے پوری طرح معمور تھا اور میں اسی توانائی کے ساتھ دروازہ کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔

اس جگہ ایک ایسا مقدس مسلمان موجود تھا جس نے ساری دنیا میں حیرت انگیز ہلچل پیدا کر رکھی تھی اور اپنے قول وعمل سے یہ ثابت کر رہا تھا کہ حوادث سے بھری ہوئی اس دنیا میں مذہب ایک اہم اور تعمیری کردار ادا کر سکتا ہے۔

پانچ منٹ کے بعد ملاقات کے اس ہال میں ڈیوٹی پر تعینات پاسداران انقلاب اور میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہ گیا تھا۔ دیگر حاضرین اپنی بسوں اور گاڑیوں پر سوار ہو چکے تھے اور

میں تا دیر اس مرکز نور کا مشاہدہ کرتا رہا۔ گاڑیاں اور بسیں اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھیں اور میں ان تمام باتوں سے قطعی لاپرواہ افکار وخیالات کی دنیا میں گم تھا۔

میں حسینیہ جماران میں اکیلا کھڑا ہوا تھا لیکن میں اپنے قلب میں عشق اور برکت آمیز محبت کی گرمی محسوس کرر ہا تھا۔

میں غیر معمولی قلبی لگاؤ کے ساتھ اس انقلاب سے وابستہ ہوگیا۔

خداوند عالم ان اسرار ورموز اور وحی وآیات کو عزیز رکھتا ہے جو اس نے بنی نوع انسان کے لئے نازل کیا ہے تاکہ اس کی روشنی میں انسان ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرلے جو بشری زندگی کا بنیادی مقصد ہیں۔ میں نے ۹ رفروری ۱۹۸۲ء کو بروز چہار شنبہ اس حقیقت کا مشاہدہ کیا تھا۔

آخرکلام: میں نے چند سال قبل ایک رسالہ میں امام خمینیؒ کے سلسلے میں ایک مغربی صحافی کے خیالات کا مطالعہ کیا تھا اس مقالہ کے مطالعے کے بعد میرے اوپر عجیب کیفیت طاری ہوگئی تھی۔ اس مضمون کے گہرے اثرات ناقابل فراموش تھے اور میں بار بار اس کا مطالعہ کرتا رہا۔

مقالہ نگار کا نام ''روبن ورث کارلسون'' ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو امام خمینیؒ سے ملاقات سے قبل اسلام، اسلامی انقلاب اور خمینیؒ کے خلاف دشمنوں کے پروپگنڈے سے بہت متاثر تھا۔ یہ شخص ۹رفروری ۱۹۸۲ء کو حسینیہ جماران میں امام خمینیؒ کی زیارت کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اس ملاقات نے ''روبن ورث'' کو ایک دوسرے انسان میں تبدیل کردیا۔ روبن ورث نے اس مقالہ میں جس چیز کو غیر معمولی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے وہ امام خمینیؒ کی ذات سے حاصل ہونے والی گہری ذہنی قلبی توانائی اور کشش ہے جس نے دنیا کے لاکھوں عاشقوں کو ان کا متوالا بنا رکھا ہے۔

❀❀❀